رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ بسم اللہ الرحمن الرحیم Regd. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم : شنبہ ★ ۱۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ ۲۶ نبوت ۱۳۳۴ھش ★ ۲۶ نومبر ۱۹۵۵ء نمبر ۲۷۶

علاقائی حدود اور سالمیت کو نقصان پہنچانے کے منصوبے ہرگز برداشت نہیں کیے جائینگے

پاکستان ایسی ہر کوشش کا پوری طاقت کے ساتھ مقابلہ کریگا۔ میجر جنرل اسکندر مرزا کا اعلان

کراچی ۲۵ نومبر۔ گورنر جنرل جناب اسکندر مرزا نے کہا ہے کہ پاکستان افغانستان کے اس رویہ کو ہرگز برداشت نہیں کریگا کہ وہ پاکستان کی علاقائی حدود اور سالمیت کو نقصان پہنچائے۔ انہوں نے کل رات فیڈریشن آف چیمبرز آف کامرس کی پانچویں سالانہ دعوت کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ افغانستان اپنی موجودہ روش کو ترک کر کے دوستانہ اور برادرانہ تعلقات استوار کرنے کی کوشش کرے گا۔ میجر جنرل اسکندر مرزا نے کہا کابل کا حکمران طبقہ غلط اور گمراہ کن راستے پر چل کر ان پاکستانیوں کی وفاداری کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ جو ڈیورنڈ لائن کے اس پار آباد ہیں۔ حال ہی میں ان وفادار پاکستانیوں نے جرگے منعقد کر کے جن خیالات کا اظہار کیا ہے ان سے کابل کے حکمران طبقہ کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کی اپنی روش آگ سے کھیلنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے مزید فرمایا پاکستان کے باشندے افغانستان کے باشندوں کے دل سے خیر خواہ ہیں۔ وہ اپنے ان ہمسایہ بھائیوں کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ اور ان سے ایسے ہی دوستانہ تعلقات کے خواہاں ہیں۔ جیسے کہ دو ہمسایوں کے آپس میں ہونے چاہیئے۔ آخر میں گورنر جنرل نے اس تنبیہہ کو پھر دہرایا کہ پاکستان کی علاقائی حدود اور سالمیت کو نقصان پہنچانے کی جو کوشش بھی کی جائے گی پاکستان اس کا پوری طاقت سے مقابلہ کریگا۔

گورنر جنرل نے اپنی تقریر میں تجارتی و صنعتی ترقی کے بارے میں پاکستان کی پالیسی پر روشنی ڈالنے کے علاوہ مسئلہ کشمیر اور نئے آئین کی تشکیل کا بھی ذکر کیا۔ آئین کے متعلق انہوں نے کہا آئین کی تشکیل میں غیر ضروری تاخیر نہیں ہوگی۔ اور مجلس دستور ساز بہت جلد ایک اچھا آئین مرتب کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ جو عوام کی روایات اور ان کی امنگوں کے مطابق ہوگا۔ مسئلہ کشمیر کے متعلق یہ امر واضح کرنے کے بعد کہ ہندوستان کی ہٹ دھرمی کے باعث یہ مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہو سکا ہے۔ میجر جنرل اسکندر مرزا نے کہا کہ اپنے کشمیری بھائیوں کی طرف سے پاکستانیوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ جلد اس مسئلے کا تصفیہ کرائیں۔ آپ نے یقین دلایا کہ پاکستان کے باشندے اہل کشمیر کے مقدس عزائم کی تکمیل کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں۔

عربوں اور اسرائیل کا جھگڑا طے کرانے کے لئے مغربی طاقتوں کی مشترکہ مساعی

برطانیہ، امریکہ اور مشرق وسطیٰ کے ممالک میں خفیہ بات چیت

لندن ۲۵ نومبر۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر انتھونی ایڈن نے کل دار العوام میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ عربوں اور اسرائیل کا جھگڑا طے کرنے کے لئے برطانیہ، امریکہ اور مشرق وسطیٰ کے ملکوں میں خفیہ بات چیت ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا عربوں اور اسرائیل کا مفاد اسی میں ہے کہ وہ طاقت سے کام لینا بند کر دیں۔ مسٹر ایڈن نے مزید بتایا کہ میں دونوں سے بعض رعایتیں مانگ رہا ہوں تاکہ انہیں ایک دوسرے کے قریب لا کر کوئی مستقل تصفیہ کرایا جا سکے۔ اسوقت جو امور مشکلات پیدا کر رہے ہیں ان میں ناکہ بندی کو ختم کرنے اور عرب مہاجرین کے حقوق اور اسرائیل کو تسلیم کرنے کے مسائل شامل ہیں۔

سیلاب زدگان کی امداد کیلئے چیکوسلواکیہ کی طرف سے

دس ہزار روپے کی پیشکش

کراچی ۲۵ نومبر۔ پاکستان میں چیکوسلواکیہ کے وزیر نے کل وزیر اعظم چوہدری محمد علی سے ملاقات کی۔ اور سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ریڈ کراس چیکوسلواکیہ کی طرف سے دس ہزار روپے کا چیک پیش کیا۔

۔ تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم نے یہ دوسرا یونیورسٹی میچ جیتا ہے۔ اب کالج کی ٹیم سیمی فائینل میں پہنچ گئی ہے۔

(الحمد للہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۵ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

(لاہور ۲۳ نومبر بذریعہ ڈاک) ناظم صاحب دفتر جماعت احمدیہ لاہور تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کو اعصابی تکلیف میں خدا کے فضل سے کسی قدر کمی ہے۔ لیکن گردہ میں ابھی درد ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ کو ایک خاص ٹیکے کے اثر سے گذشتہ دن درد اور گھبراہٹ میں افاقہ رہا۔ لیکن آج صبح سے پھر درد اور بے چینی میں کچھ اضافہ ہے۔ اور کمزوری بدستور ہے۔ احباب دعا جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۵ نومبر مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام مکرم مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے "زندہ خدا" کے موضوع پر آدھ گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے نے صدارت کی۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس ارشاد)

ربوہ میں یونیورسٹی ہاکی میچ

تعلیم الاسلام کالج ایک گول سے جیت گیا

ربوہ ۲۵ نومبر کل ربوہ میں تعلیم الاسلام کالج اور گورنمنٹ کالج کوئٹہ کے درمیان ہاکی کا یونیورسٹی میچ ہوا۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ٹیم ایک گول سے جیت گئی جو صاحبزادہ طاہر لطیف کپتان نے کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ر نومبر ۵۵ء

دعاء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے اجتماعات میں جو ہدایات فرمائی ہیں۔ ان میں سے دعا پر حضور نے خاص طور پر زور دیا ہے۔ انصار اللہ اور خدام کو تواتر کے ساتھ دعاؤں میں مشغول رہنے اور نماز تہجد کی پابندی کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماع کے آخری دن کی تقریر کے آغاز میں فرمایا کہ

"احباب کو علم ہے کہ اس سال کے شروع میں مجھ پر ایک خطرناک بیماری کا حملہ ہوا۔ اس کے آثار ابھی تک چل رہے ہیں۔ اس بیماری کی وجہ سے دماغ کو اتنا صدمہ پہنچا ہے۔ کہ دماغ بہت جلد تھک جاتا ہے۔

یہ ہمارا عقیدہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ واقعاتی طور پر بھی بات یہی ہے۔ کہ جب بھی جماعت کے دوستوں نے خصوصی رنگ میں دعا کی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری طبیعت میں بحالی پیدا ہوئی ہے۔ ان دنوں انصار اللہ کے ممبران جو اپنے پہلے سالانہ اجتماع کے سلسلے میں یہاں آئے ہوئے تھے۔ راتوں کو جاگ جاگ کر میرے لئے دعائیں کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ آج صبح میں نے اپنی طبیعت میں خاص بشاشت اور بحالی محسوس کی۔ اور میں اپنے اندر کام کرنے کی عام دستور سے زیادہ توفیق پاتا تھا۔ جب بھی دعاؤں کے ذریعہ سے بیماری کا اثر زائل ہوتا ہے۔ تو ایسی تندرستی تو محسوس نہیں ہوتی جیسی کہ بیماری کے حملہ سے پہلے تھی۔ لیکن اتنا ضرور ہے۔ کہ جسم پر بیماری کا ایسا تصرف نہیں رہتا۔ جیسا کہ بعض وقت محسوس ہوتا ہے۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان الفاظ سے دعا کی فوری تاثیر کا ایک اور بیّن ثبوت ملتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا صرف عقیدہ ہی نہیں۔ بلکہ بارہا کا تجربہ اور مشاہدہ ہے۔ کہ دعا عظیم تاثیر رکھتی ہے۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں وعدہ فرمایا ہے۔ "جو میرے پاس دعا کرتا ہے۔ میں اس کی سنتا ہوں۔" تقریباً ہر احمدی اس نسخہ کا ذاتی تجربہ رکھتا ہے۔ ایک بار نہیں بلکہ اتنی بار کہ خود بھی حیرت ہونے لگتی ہے۔ آج دنیا میں شاید جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو نہ صرف دعا کی تاثیر پر کامل ایمان رکھتی ہے۔ بلکہ اس کی قبولیت کا ذاتی تجربہ رکھتی ہے۔ نہ صرف انفرادی مشکلات میں بلکہ جماعتی مشکلات میں بھی ایک بار نہیں کئی بار دعاؤں کی تاثیر خود دیکھ چکی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ دعا کی قبولیت کے ذاتی تجربات اور مشاہدات کی یہ کثرت ہی ہے۔ جو جماعت کے افراد کو اس نظم اور یک جہتی کے ساتھ تبلیغ اسلام کی جدوجہد میں مصروف رکھے ہوئے ہے۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نشانات اپنی آنکھوں ہی سے نہیں دیکھے بلکہ ان میں سے بذات خود گذرے ہیں۔ اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے وعدے کو۔ مسیح موعود علیہ السلام کے ادعا کو اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کو ذاتی تجربہ سے صحیح پایا ہے۔

ہم نے خدا تعالیٰ کے فضل سے دعا کی تاثیر کے ایسے ایسے عظیم نشانات دیکھے ہیں۔ کہ الٰہی جماعتوں کے سوا اور کسی نے نہیں دیکھے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا اللہ تعالیٰ پر ایمان خدا کے فضل سے نہایت محکم ہے۔ اسی طرح جس طرح کسی کو حواس خمسہ سے محسوس کیا جا سکتا ہے۔ اور ہر ایک نشان افزائش ایمان کا باعث ہوتا ہے۔ اور قرآن کریم کی اس صداقت کا یقین انہیں حاصل ہے تطمئن القلوب بذکر اللہ۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔

آج بہت سی جماعتیں ہر اسلامی کہلانے والے ملک میں اسلام کے نام پر سیاست میں حصہ لے رہی ہیں۔ اور ان کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ اسلام کے احیاء کے لئے کھڑی ہوئی ہیں۔ مگر ان میں سے شاذ ہی ایسی ہونگی۔ جنہوں نے اپنے لٹریچر میں اسلام کے اس بنیادی اصول پر کما حقہ زور دیا ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ الٰہی حکومت قائم کرنے کی مدعی جماعتوں کے لٹریچر میں بھی دعا تو خیر بڑی بات ہے۔ خود اللہ تعالیٰ کا نام بھی خال خال ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ ورنہ وہ بھی "معقولیت" وغیرہ ہی کی قائل نظر آتی ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ پر بہت ہی کم بھروسہ رکھتی ہیں۔ فسادات پنجاب ہی کو لے لیجئے۔ جس میں مودودی صاحب نے اور ان کی جماعت نے دھڑلے سے حصہ لیا تھا۔ آپ ان دنوں کی مودودی صاحب کی تقاریر اور بیانات پڑھیئے۔ آپ کو کہیں نظر نہیں آئے گا۔ کہ انہیں اللہ تعالیٰ پر بھی بھروسہ تھا۔ ان کا سارا دارومدار تو بقول خود ان کے صرف "معقولیت" پر تھا۔ مگر جماعت احمدیہ کا تمام آسرا "دعا" پر تھا۔ چنانچہ ایک مثال پیش ہے۔ مودودی صاحب اپنے بیان مشمولہ تحقیقاتی عدالت مورخہ ۲۹ ۵۳ء میں مارشل لاء کے متعلق فرماتے ہیں۔

"یہ تھے وہ حالات جن میں ۶ مارچ کی دوپہر کو عین نماز جمعہ کے وقت مارشل لاء کا اعلان کیا گیا۔ میرے نزدیک یہ اعلان قطعاً غیر ضروری اور بالکل بے جا تھا۔ اول تو جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں۔ حالات کو خود حکومت کی ہٹ دھرمی۔ ضد اور سخت غیر دانشمندانہ پالیسی نے اس درجہ بگاڑا تھا۔ پھر اگر حالات بگڑے بھی تھے۔ تو ان کو بغیر کسی کشت وخون کے روبراہ لایا جا سکتا تھا۔ بشرطیکہ حکومت آخر وقت پر ہی مسلمانوں کے ایک تلخ معاشرتی مسئلے کو ہمدردی کے ساتھ سمجھنے اور سمجھانے پر آمادہ ہو جاتی۔ تاہم اگر طاقت ہی کا استعمال کرنا ضروری سمجھا گیا تھا۔ تو مارشل لاء جاری کرنے کے بجائے صرف دفعہ ۱۲۹ ضابطہ فوجداری کے تحت فوجی امداد لے کر امن قائم کیا جا سکتا تھا۔ ہندوستان میں ۱۹۱۷ء سے لے کر ۱۹۴۶ء تک بے شمار ہندو مسلم فسادات ہوئے۔ جن میں سے بعض میں لاہور کے ہنگاموں میں سے بہت زیادہ قتل وغارت آتش زنی اور لوٹ مار کے واقعات پیش آئے۔ مگر کبھی ان فسادات کو روکنے کے لئے مارشل لاء جاری نہیں کیا گیا۔ ۱۹۲۱ء سے لے کر گاندھی جی کے آخری Quit India Agitation تک اس برّ عظیم میں کئی مرتبہ ستیہ گرہ۔ اور سول نافرمانی کی تحریکیں اٹھیں۔ جو کئی بار تشدد تک بھی پہنچ گئیں۔ اور موخر الذکر تحریک میں تو بہت بڑے پیمانے پر تخریبی کارروائیاں کی گئیں۔ مگر اس پوری مدت میں کبھی انگریزی حکومت نے مارشل لاء جاری نہیں کیا۔ لاہور کا ہنگامہ ان تحریکوں کے مقابلے میں بہت کم درجے کا تھا۔ اس ذرا سے ہنگامے کو فرو کرنے کے لئے مارشل لاء جاری کر کے اور پھر اس کو سوا دو مہینے سے زیادہ مدت تک طول دے کر حکومت نے بڑی کم حوصلگی اور پست ہمتی کا ثبوت دیا ہے۔ کوئی ایسی حکومت جس کو اپنی طاقت پر اعتماد ہو۔ ایسے چھوٹے چھوٹے غیر معمولی حالات میں اتنی مضطرب نہیں ہو سکتی۔ کہ اتنے بڑے قدم اٹھانے پر اتر آئے۔ میں اس فعل کو حکومت پاکستان کی محض پست ہمتی اور کم حوصلگی ہی نہیں سمجھتا۔ بلکہ انتہائی سنگدلی سمجھتا ہوں۔ ابھی حال میں محض ٹراموے کے کرائے بڑھانے پر کلکتے میں جو ہنگامے ہوئے۔ وہ لاہور کے ہنگاموں سے بدرجہا زیادہ سخت تھے۔ ان میں اسلحہ اور بم تک پولیس کے مقابلے میں استعمال کئے گئے۔ اور بڑے پیمانے پر تخریبی کارروائیاں کی گئیں۔ مگر اس ہنگامے کو دبانے کے لئے ہندوستان کی حکومت نے مارشل لاء نہیں لگایا۔ اس سے تھوڑی مدت پہلے پرجا پریشد اور جن سنگھ کی تحریکوں نے بھی وسیع پیمانے پر بدامنی کی حالت پیدا کر رکھی تھی۔ مگر وہاں بھی اس کا مقابلہ مارشل لاء کے ذریعہ سے نہیں کیا گیا۔ حکومت پاکستان نے جس بے دردی کا سلوک اپنی قوم کے ساتھ کیا ہے۔ وہ فی الواقع اپنی نظیر آپ ہی ہے۔"

مودودی صاحب کے نزدیک مارشل لاء لگانا اتنا غیر معقول تھا۔ کہ وہ حکومت کو یہاں گالیاں دینا بھی جائز سمجھتے ہیں۔ ہمیں یہاں ان معقول دلائل کی تردید کرنا نہیں ہے۔ جو مارشل لاء کے خلاف مودودی صاحب نے دی ہیں۔ ہم صرف اتنا عرض کرتے ہیں۔ کہ مارشل لاء لگا اور نہ صرف احمدیوں نے بلکہ تمام شریف شہریوں نے اس کو اللہ تعالیٰ کی رحمت خیال کیا۔ مودودی صاحب اور دوسروں کی اشتعال انگیزیوں کی وجہ سے جو پست عنصر اوپر آ گیا تھا۔ اس کے سوا مارشل لاء کا کسی کو افسوس نہیں ہے۔

سوال یہ ہے کہ مودودی صاحب کی معقول دلائل کے باوجود مارشل لاء کیوں لگا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک معقولیت کے وہ محدود معنی نہیں تھے۔ جو مودودی صاحب کے نزدیک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیش نظر بے گناہوں کی وہ اضطراری دعائیں بھی تھیں۔ جو دلوں سے نکلی تھیں۔ اور ہمارے ایمان کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام اس وقت بھی لفظ بلفظ ضرور پورا ہونا تھا۔ کہ

انی مع الافواج اتیک بغتۃ

ہر احمدی کی زبان پر یہ الفاظ تھے۔ کیونکہ اس کی آنکھ کے سامنے ہر لفظ مجسم ہو گیا تھا۔

ضروری اعلان

چوہدری قمر الدین صاحب جن کی بددیانتی کے متعلق پہلے بھی اعلان ہو چکا ہے۔ کہ یہ سلسلہ کے ملازم تھے۔ اور سلسلہ کے اموال میں انہوں نے بددیانتی کی۔ لہٰذا دوبارہ پھر یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کا صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے ساتھ ملازمت کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ احباب ان سے محتاط رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ سلسلہ کا نام لے کر پھر کسی کو دھوکہ دے دیں۔ (ناظر دعوت وتبلیغ)

درخواست دعا

محترم قاضی عبدالرحمٰن صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ تین چار روز سے لعارضہ بخار بیمار رہیں۔ یہ ان پر ملیریا کا تیسری بار حملہ ہے۔ اسی طرح ان کا بچہ عزیز طاہر بھی کئی دن سے ملیریا بخار میں مبتلا ہے۔ احباب کرام ہر دو کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد انہیں شفا عطا فرمائے۔ خاکسار منظور احمد خان

اسلام کا ہالینڈ میں اثر و نفوذ انجیل کی زندگی اور موت کا سوال ہے

احمدیہ مشن کی شائع کردہ کتاب "قرآن مجید اور اسکی تعلیم" پر ایک عیسائی اخبار کا تبصرہ

از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر انچارج ہالینڈ مشن

ہمارے مشن کی طرف سے حال ہی میں ایک کتاب "قرآن مجید اور اس کی تعلیم" کے عنوان کے ماتحت شائع ہوئی ہے۔ اس کے متعلق ہالینڈ کے مختلف اخباروں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اکثر اخبارات کے تنقیدی مقالہ جات کے تراجم ناظرین الفضل کی نگاہ سے گذر چکے ہوں گے۔ اب ایک اور عیسائی ہفت روزہ کی رائے ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

مقالہ نگار "اسلام سے واسطہ" کے عنوان کے ماتحت اسلام کی موجودہ زمانہ میں ترقی کی علامات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

کے ساتھ بحث و مباحثہ کی طرح ڈالنے کے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ ... اسلامی ممالک میں جہاں عیسائیت کے مشن قائم ہیں۔ جیسا کہ پروفیسر کریمر اپنی کتاب "عیسائیت کا پیغام غیر عیسائی دنیا میں" میں ذکر کرتے ہیں بلکہ ہمارے اپنے گھر میں۔ یہ خیال اور بھی پختہ ہو جاتا ہے۔ جب ہم غلام احمد بشیر کی لکھی ہوئی کتاب "قرآن مجید اور اس کی تعلیم" کا مطالعہ کریں۔ جو کہ ہمیں تبصرہ کے لئے بھیجی گئی ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے

ز اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے ان کی تعلیم سے اچھی طرح واقف ہو۔ ہمیں مغرورانہ طور پر ان کی طرف رجوع نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم سب کچھ جانتے ہیں اور یہ بھی کہ ہمیں ان سے کیا کہنا ہے۔ بلکہ اس طرح پر کہ ہم نے ان سے کچھ سننا ہے اور پھر ان کے ساتھ مل کر خدا تعالےٰ کے کلام کو سننا ہے۔ اس خدا کے کلام کو جو حضرت ابراہیم۔ اسحاق۔ یعقوب کا خدا اور جو یسوع مسیح کا خدا اور باپ ہے۔ دوسرے الفاظ

"اخبارات کا مطالعہ کرنے والوں کی نظر یقیناً اس خبر پر پڑی ہو گی کہ چند ماہ کا عرصہ ہوا ہیگ میں ہالینڈ کی پہلی مسجد کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں مسلم مشن کے انچارج غلام احمد صاحب بشیر کا نام قابل ذکر ہے یہ مسلم مشنری پاکستان کے رہنے والے ہیں جو کہ کلیۃً اسلامی ملک شمار ہوتا ہے اگرچہ وہ ایک خاص اسلامی فرقہ کی نمائندگی کر رہے ہیں تاہم یہ ایک ظاہر امر ہے کہ اسلامی فرقوں کے اندرونی اختلافات وہ حیثیت نہیں رکھتے جو کہ عیسائی فرقے رکھتے ہیں۔ اسلام کی طرف جس بردباری کی تعلیم کو منسوب کیا جاتا ہے۔ اس کا اظہار مسلم مشن کی طرف سے بھی اکثر ہوتا رہتا ہے۔ ان کی طرف سے اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ انسان کو دوسروں کے خیالات پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی عادت ڈالنا چاہیئے۔ اسی غرض سے یہ مشن مختلف قسم کے جلسوں کا انتظام کرتا ہے۔ جہاں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ پادریوں سے تبادلہ خیالات کیا جاتا ہے۔ پادری پورٹ صاحب کے سوال کو ہم محض وہم نہیں کہہ سکتے۔ جبکہ وہ فرماتے ہیں کہ "کیا رومن کیتھولک اور یہودیوں کے بعد اب اسلام کے ساتھ بھی واسطہ پڑ گیا؟"

مگر صرف میرے نزدیک یہی نہیں بلکہ اوروں کے نزدیک بھی اب اسلام

ایک امر ہم پر اچھی طرح واضح ہو چکا ہے۔ اور وہ محض یہ نہیں کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم اور قرآنی خیالات اور نظریات سے واقفیت حاصل کرنا دلچسپی کا موجب ہے۔ بلکہ وہ یہ امر ہے کہ اگر عیسائی دنیا اس مذہب (اسلام) کے ساتھ بحث و مباحثہ کی طرح ڈالنا چاہتی ہے۔ تو

ہیں ہم اسلام کے ساتھ اسی صورت میں سلسلہ کلام شروع کر سکتے ہیں جب ہم بلا شرط بائیبل کے پیغام کے آگے سرنگوں ہو جائیں

ہم بشیر کی مذکورہ بالا کتاب کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ لوگوں کو بائیبل کے گہرے مطالعہ کی طرف رلانے کا موجب ہو گی۔

صرف یہ کہ دنیا کافی نہیں ہو گا کہ ہمارے ملک میں بھی ایک مسجد کا ہونا اچھا ہے۔ اور ہو بھی کیوں نہ جب کہ ہمارا قانون مذہب کی پوری پوری آزادی دیتا ہے۔ یہاں تو انجیل کی زندگی اور موت کا سوال در پیش ہے اس کی انجیل کا جس نے کہا ہے کہ "میں اچھا گڈریا ہوں"

22 oct - 1955
"De Bussumse Kerkbode"

مقالہ نگار کے آخری فقروں سے یہ امر ظاہر ہو رہا ہے کہ اگرچہ ڈچ قانون کے ماتحت سب مذاہب کو یکساں آزادی ہے۔ اسلئے مسجد کی تعمیر لوگوں کی دلچسپی کا موجب ہے مگر عیسائی مذہب کے لیڈروں کے نزدیک ایک مسجد کی تعمیر ہو جانا اسلام کی ترقی کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ اسے انجیل کی زندگی اور موت کا سوال قرار دے رہے ہیں۔

عیسائیوں کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا۔ کہ ایک وقت ایسا آئے گا۔ کہ اسلام کے سپاہی قرآنی دلائل کی تلواروں کے ساتھ کسر صلیب کرنے کے لئے ان کے قلعوں میں آ داخل ہوں گے نہ صرف عیسائیوں کے بلکہ مسلمانوں کے دماغوں میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی۔ یہ کام صرف "کسر الصلیب" کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی تھا اور اپنی کی دی ہوئی زندگی سے مردہ روحیں زندگی حاصل کر کے توحید کا ڈنکا بجانے کے لئے دنیا کے کونہ کونہ تک پہنچ چکی ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ لشکر محمود کے سپاہیوں کے ذریعہ سے دنیا کے گوشہ گوشہ میں پرچم توحید لہرائے اور ایک انسان کی پرستش کرنے والے اپنے حقیقی معبود کے آگے سر بسجود ہوں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دین العجائز اختیار کرو

"اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو۔ اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہو گا۔ اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔ دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالےٰ کی عبادت مت کرو۔ کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے۔ بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہیے پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جائے۔ اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو۔ کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جائے۔ کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے۔ وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔"

(ازالہ اوہام)

درخواست دعا

پسرم شیخ لطف الرحمٰن صاحب بی اے کراچی محکمانہ امتحان اکاؤنٹنٹس کی تیاری کر رہے ہیں۔ جو ۵-۶ دسمبر ۱۹۵۵ء کو ہو رہا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ صحابہ و بزرگان سلسلہ اور اپنے عزیز دوستوں کی خدمت میں اعلیٰ نمبرات کے ساتھ کامیابی اور کامرانی کے لئے التزام کے ساتھ ... دعا کی درخواست ہے

(... عظیم الرحمٰن ربوہ)

مامور من اللہ کی صداقت کے معیار

(از مکرم امین اللہ خان صاحب سالک متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مکتوب شاہ ہرقل کے پاس پہنچا۔ تو اس نے بعض امور کو کسی مامور کی صداقت کا معیار قرار دیتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق معلومات دریافت کیں۔ اور جب اس نے آپؐ کو اس معیار پر پورے اترتے دیکھا۔ تو آپ کی تصدیق کی۔

اسی معیار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ ماموریت کو پرکھا جائے۔ تو ایک حق کا متلاشی اپنے مقصود کو پا سکتا ہے۔ اور وہ آپ کی تصدیق کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

شاہ ہرقل کا واقعہ صحیح بخاری میں یوں درج ہے۔ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ابوسفیان ابن حرب نے آپ کو بتایا کہ صلح (حدیبیہ) کے دوران میں جبکہ وہ قریش کے ایک قافلے میں تجارت کے لئے شام آیا ہوا تھا۔ تو ہرقل نے اسے بلا بھیجا۔ قافلے والے ہرقل کے پاس آئے۔ (اس وقت؟ وہ ایلیاء میں تھے) ہرقل نے انہیں بلایا۔ اور اس کے پاس روم کے اکابرین بھی بیٹھے تھے۔

ہرقل نے ترجمان کو بلایا۔ اور (اس کے ذریعہ) پوچھا کہ تم میں سے اس شخص کا کون قریبی رشتہ دار ہے۔ جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ ابوسفیان روایت کرتا ہے۔ کہ میں نے کہا۔ کہ میں زیادہ قریبی ہوں۔ تو ہرقل نے کہا۔ کہ اسے میرے قریب کرو۔ اور اس کے ساتھیوں کو بھی قریب کرو۔ اور انہیں اس کے پیچھے بٹھاؤ (تا کہ کہیں اشارہ کنایہ سے غلط جواب نہ دیں) پھر ہرقل نے ترجمان سے کہا۔ کہ ان لوگوں کو بتا دو۔ کہ میں اس شخص (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے متعلق ابوسفیان سے کچھ باتیں پوچھنے والا ہوں۔ اگر یہ جھوٹ بولے تو بتا دینا۔ ابوسفیان کہتا ہے۔ خدا کی قسم اگر مجھے اس بات کی شرم نہ ہوتی۔ کہ یہ لوگ میرے جھوٹ کا عام چرچا کر دیں گے۔ تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔

پھر اس نے پہلی بات جو پوچھی یہ تھی کہ آپ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا حسب نسب کیسا ہے؟ میں (ابوسفیان) نے کہا۔ کہ آپ اچھے نسب والے ہیں۔ اس نے کہا۔ کہ کیا تم میں سے پہلے بھی کسی نے اس قسم کا دعویٰ کیا ہے۔ میں نے جواب دیا "نہیں" پھر اس نے پوچھا۔ کہ کیا آپ کے قریبی آباء میں سے کوئی بادشاہ تھا۔ میں نے کہا "نہیں"، اس نے کہا کہ آپ کی پیروی کرنے والے اکابرین قوم ہیں۔ یا عام لوگ؟ میں نے کہا کہ عام لوگ۔ اس نے پوچھا۔ کہ آپ کے پیرو بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں۔ میں نے کہا وہ تو بڑھ رہے ہیں۔ اس نے کہا۔ کیا ان میں سے کوئی آپ کے دین کو ناپسند کرنے کے باعث ارتداد اختیار کرتا ہے۔ میں نے کہا۔ "نہیں" اس نے پوچھا کیا تم ان پر دعوئے نبوت سے پہلے بھی کذب کا اتہام لگاتے تھے۔ میں نے کہا "نہیں" اس نے کہا کیا آپ بدعہدی کرتے ہیں۔ میں نے کہا نہیں۔ البتہ اب ہم نے آپ سے ایک معاہدہ کیا ہوا ہے۔ پتہ نہیں اس میں آپ کیا کریں۔ ابوسفیان کہتا ہے۔ کہ اس کلمہ کے گھسیڑنے کے علاوہ مجھے اور کوئی موقعہ نہ ملا۔ (جس سے میں اسے وہم میں ڈالتا) پھر اس نے پوچھا۔ کہ کیا تم نے ان سے جنگ بھی کی ہے۔ میں نے جواب دیا ہاں تو اس نے کہا۔ کہ پھر جنگ کا کیا حال رہا؟ میں نے کہا۔ کہ ہماری جنگ ڈول کی طرح رہی۔ کبھی ان کا پلڑا بھاری رہتا۔ اور کبھی ہمارا۔ اس نے کہا۔ کہ وہ تمہیں کیا حکم دیتے ہیں۔ میں نے جواب دیا۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ خدائے واحد کی عبادت کرو۔ اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور جن چیزوں کی تمہارے آباء پرستش کیا کرتے تھے۔ انہیں چھوڑ دو۔ اور وہ ہمیں نماز سچائی۔ پاکیزگی اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔

ان باتوں پر ہرقل نے ترجمان کو کہا۔ اسے کہو کہ میں نے تجھے اس کے نسب کے متعلق پوچھا۔ تم نے کہا۔ اچھے نسب والے ہیں۔ اور رسول اسی طرح اچھے نسب والے بھیجے جاتے ہیں۔ پھر میں نے پوچھا۔ کہ کیا تم میں سے پہلے بھی قریب زمانہ میں کسی نے اس قسم کا دعویٰ کیا تھا۔ تو تم نے انکار کیا۔ میں نے خیال کیا تھا۔ کہ اگر پہلے بھی کسی نے اس قسم کا دعویٰ کیا ہوگا۔ تو ہو سکتا ہے کہ اس نے اسی کی نقل کی ہو۔ پھر میں نے پوچھا۔ کہ کیا اس کے قریبی آباء میں سے کوئی بادشاہ تھا؟ تم نے جواب دیا نہیں۔ میں نے سوچا تھا۔ کہ یہ شخص شاید اپنے آباء کی بادشاہت کی تلاش میں ہے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم اس دعویٰ سے پہلے بھی اس پر جھوٹ کا الزام لگایا کرتے تھے۔ تو تم نے نفی میں جواب دیا۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ جو لوگوں کے متعلق جھوٹ نہیں بولتا۔ وہ خدا کے متعلق کیسے جھوٹ بول سکتا ہے؟

پھر میں نے تمہیں پوچھا۔ کہ اس کی پیروی کرنے والے صنادید قوم ہیں یا عام لوگ! تم نے کہا۔ عام لوگ۔ اور مرسلین کی اتباع کرنے والے ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں۔ پھر میں نے پوچھا کہ کیا وہ گھٹ رہے ہیں۔ یا بڑھ رہے ہیں۔ تو نے جواب دیا کہ بڑھ رہے ہیں اور ایمان کا معاملہ یوں ہی ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے کمال تک پہنچ جائے۔ پھر میں نے تجھے پوچھا۔ کہ کیا کوئی ان میں سے اس دین کو ناپسند کرنے کی وجہ سے مرتد بھی ہوا ہے۔ تم نے جواب دیا۔ نہیں۔ اور ایمان اسی طرح ہوتا ہے۔ جب قلوب کی بشاشت بھی مل جائے۔ پھر میں نے پوچھا۔ کہ کیا وہ بدعہدی کرتا ہے۔ تم نے کہا۔ نہیں اور رسول اسی طرح بدعہدی نہیں کیا کرتے۔ پھر میں نے پوچھا۔ کہ وہ تمہیں کس چیز کا حکم دیتا ہے۔ تو تم نے بتایا کہ وہ تمہیں حکم دیتا ہے۔ کہ خدائے واحد کی عبادت کرو۔ اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور وہ ہمیں بتوں کی پرستش سے روکتا ہے۔ اور نماز۔ سچائی اور پاکیزگی کا حکم دیتا ہے۔ پس اگر تو یہ سچ ہے۔ جو کچھ تو نے کہا ہے۔ تو وہ اس جگہ کا ضرور مالک ہو جائے گا۔ اور میں یہ جانتا تھا۔ کہ نبی مبعوث ہونے والا ہے۔ مگر یہ میرا گمان نہیں تھا۔ کہ وہ تم میں سے ہوگا۔ اگر میں جانتا۔ کہ میں اس تک پہنچ سکوں گا۔ تو میں اس کی ملاقات کے لئے تکلیف بھی اٹھاتا۔ اور اگر میں اس کے پاس ہوتا۔ تو میں اس کے پاؤں دھوتا .... الخ۔

اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات کا جائزہ لیا جائے۔ اور اسی معیار پر آپ کو پرکھا جائے۔ تو آپ کا مامور من اللہ ہونا ثابت ہو جاتا ہے۔

- آپ مغل خاندان سے تھے۔ اور آپ کا حسب نسب نہایت اعلیٰ تھا۔
- آپ سے پہلے کسی نے بھی اس قسم کے مامور مہدی اور مسیح الاسلام ہونے کا دعویٰ نہیں کیا
- پھر آپ کے قریبی آباء میں سے کوئی بادشاہ نہیں تھا۔
- پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کرنے والے عام لوگ ہی تھے۔
- پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ترقی کر رہی ہے۔ پھر اس مسلک کو اختیار کرنے والے اسے چھوڑنے کی بجائے دن بدن اپنے مسلک پر زیادہ مضبوط اور محکم ہوتے چلے جاتے ہیں۔ آپؑ پر دعویٰ سے قبل کبھی بھی جھوٹ کا الزام نہیں لگایا گیا۔ آپؑ ہرگز بدعہدی نہیں کرتے تھے۔ آپ دلائل کے میدان میں ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے۔
- آپؑ اسلام کے احکام پر عمل پیرا رہے۔ اور ایسا ہی کرنے کا اپنے متبعین کو حکم دیتے رہے غرضیکہ کسی شرط کو بھی لیا جائے۔ آپ اس پر پورے اترتے ہیں۔ وہ شخص جسے واقعی حق کی تلاش ہو۔ وہ انہی امور سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر آئے ہیں۔

ایک سلیم الفطرت انسان انہی حقائق کے دریافت ہونے پر بغیر کسی تذبذب اور خوف کے آپ کی تصدیق کرے گا۔ جیسے کہ ہرقل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق صرف یہی معلومات بہم ہونے پر آپؐ کی تصدیق کی۔

علاوہ ازیں آپؑ کی صداقت کے سینکڑوں نشانات ہیں۔ آپ کی سینکڑوں بلکہ ہزاروں پیشگوئیاں نہایت وضاحت کے ساتھ پوری ہوئیں۔ مثلاً آج سے قریباً پچاس سال پہلے حقیقۃ الوحی میں آپؑ نے تحریر فرمایا تھا:۔

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو۔ کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ وہ جو اس سے نہیں ڈرتا۔ وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۵۷)

آج کیا ہم یہ پیشگوئی اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی نہیں دیکھ رہے؟

اسی سیلاب کے متعلق "قندیل" کے کالم نویس لکھتے ہیں:۔

"طوفانِ نوحؑ کی عبرتناک داستان مسلمانوں کو گذشتہ چودہ صدیوں سے ایک عذاب سے ڈرا رہی ہے۔ کہ ایسا طوفان پھر بھی آ سکتا ہے۔ لیکن انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ کہ ماضی کی باتیں بھول جاتی ہیں اور مستقبل میں زندگی کے انجام کو سوچا نہیں جاتا۔ کل جمعرات کو لاہور ایک "طوفان نوح" میں مبتلا ہو گیا۔ راوی میں طغیانی آگئی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے لاہور کے چاروں طرف پانی بپھرتا۔ ابھرتا اور پھنکارتا پھیل گیا۔ یہ عذاب الٰہی اس قدر تیزی سے آیا۔ کہ کوئی سنبھل نہ سکا۔ ہزاروں انسان جو کسب معاش کی خاطر صبح صبح گھروں سے خوش وخرم نکلے تھے۔ دو گھنٹے کے بعد واپس نہ جا سکے۔ پانی کے پہاڑ ان کی راہ میں حائل ہو گئے۔ پانی کے ریلوں کا مقابلہ انسانی طاقت سے باہر تھا۔"

(قندیل ۱۶)

عوام کے جذبات کو مشتعل کرنے اور کشیدگی پیدا کرنیوالے طریقوں سے احتراز کرنے کی اپیل

از ابوالحسنات صاحب قادری صدر مرکزی جمعیت العلماء پاکستان

برادران اسلام، مبلغین اسلام اور علماء کرام کی خدمت میں ایک درمندانہ گذارش۔ یہ حقیقت ناقابل انکار ہے کہ تبلیغ کی غرض و غایت، اصلاح وہدایت ہے نہ کہ اسٹیج پر کھڑے ہو کر عوام کو خوش کرنے کے لئے کچھ لعن کچھ طعن کر کے بلا دلیل واضح اور بغیر براہین واضح کے جلسہ ختم کر دینا۔ میں نہایت درمندانہ اور خیر خواہانہ طریقہ پر عرض کروں گا کہ آپ حضرات اپنے مذہب کی تبلیغ اور حقانیت کی تدقیق میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں لیکن کسی فرقہ کسی طبقہ کسی سوسائٹی پر ایسے چھینٹے نہ ماریں جو باہمی کشیدگی کا موجب ہوں۔ اور آپ کی تبلیغ سعی بے حاصل ہو کر رہ جائے۔ اصلاح کی بجائے تشتت وافتراق نشوونما پائے۔ ہمارے الفاظ نہایت مہذب اور متین ہونے چاہئیں۔ اور ہمارے دلائل نہایت قوی اور واضح طور پر عوام تک پہنچنے ضروری ہیں تاکہ آپ کی تقریر سن کر عوام کچھ سیکھ جائیں نہ کہ محض کشیدگی اور دشمنی کا موجب بنیں۔

پاکستان ایک وہ حکومت ہے۔ جس میں شیعہ، سنی، عیسائی وغیرہ وغیرہ سب ہی کو رہنا ہے۔ اگر آپ چاہیں کہ سوا آپ کے پاکستان میں کوئی نہ رہے تو یہ محض خیال خام اور طمع بے انجام ہے۔ قانون پاکستان آپ کو اپنے مذہب کی اشاعت وتبلیغ میں آزاد کرتا ہے۔ لیکن ایسے طریقہ کو روکتا ہے جس سے دو فرقوں میں کشیدگی اور دشمنی اس درجہ پیدا ہو جائے کہ فوجداری تک نوبت آئے اور ہدایت کا جو مقصد اصلی ہے وہ بھی فوت ہو جائے۔ لہذا میں اجمالاً یہ گذارش کر کے عرض کروں گا کہ ہمارے مذہب میں جہاں صدیق و فاروق اور ذوالنورین اور اسد اللہ قابل احترام ہیں وہاں صحابہ کرام علیہ الرحمۃ والرضوان بھی باعث افتخار ہیں۔ ہماری طرف سے نہ شیر خدا اسد اللہ کی تنقیص ہو نہ خلفائے ثلاثہ کی۔ جن کے مذہب میں خلفائے ثلثہ سے مخالفت کرنا ہو وہ اگر کریں تو کریں۔ ہمیں ان سے مزاحمت کی ضرورت نہیں۔ البتہ ہمیں اپنے بھائیوں کو محفوظ رکھنے کے لئے فضائل مناقب بیان کرنے چاہئیں۔ جہاں ہم محاسن حضرت صدیق فضائل حضرت فاروق محامد حضرت ذوالنورین بیان کریں وہاں مولائے کائنات حضرت علی اسد اللہ شیر خدا قاتل مرحب فاتح خیبر کے فضائل میں بھی بخل نہ کریں۔ محض کسی فرقہ کے رد کرنے کو کسی کی تنقیص کرنا اپنے ہاتھوں ناک کاٹنا ہے۔ ہمارے مذہب میں چاروں خلفاء برحق ہیں اور خلیفہ بلا فصل اسلئے کہ صدیق کے خلیفہ فاروق ہیں۔ فاروق کے خلیفہ عثمان ہیں۔ عثمان کے خلیفہ علی ہیں۔ ان چاروں کی خلافت مسند رسالت سے وابستہ ہے تو انہیں بلا فصل خلیفہ کہنا صحیح ہے۔ رہا فصل کا رابطہ، وصل زمانی سے ماننا یہ میرے خیال میں محض خیال ہے اولیت وثانویت موجب شرف نہیں بلکہ صدیق کی فضیلت اور افضل البشر بعد الانبیاء ہونے کی حیثیت احادیث سے ثابت ہے نہ یہ کہ محض خلیفہ ہو جانا موجب شرف تام ہے۔ اگر آج کوئی حضرت شیر خدا کو خلیفہ اول منتخب کر سکے۔ تو بڑی خوشی سے کر لے۔ اس سے فضیلت حضرت صدیق میں کوئی کمی نہیں آ سکتی۔ لہذا موءدبانہ مخلصانہ دردمندانہ عرض ہے کہ اپنی طرز تحریر اور اسلوب بیان کو محتاط فرمائیں۔ اور بڑھتے ہوئے فتنوں کا سدباب کریں۔

آج وہ پُر آشوب دور ہے کہ کہیں منکرین حدیث کا سیلاب سر سے کھیل رہا ہے۔ کہیں منکرین مذہب حملے کر رہے ہیں۔ آج شیعہ اور وہابی کا ہی ماتم نہیں ہے۔ آج تو ہر زاویہ فضا پر فتنوں کے بادل امنڈ رہے ہیں ہمیں نہایت متانت اور سنجیدگی سے اپنا بیدار تبلیغ گرم رکھنا ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

(نوائے پاکستان لاہور
۱۸ر نومبر ۱۹۵۵ء)

اپنے مالوں کو پاکیزہ اور بابرکت بنائیں

یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے۔ کہ افراد جماعت احمدیہ دین کے لئے مالی قربانی کا وہ اعلےٰ نمونہ پیش کرتے رہے ہیں۔ اور کر رہے ہیں۔ جس کی مثال اس زمانہ میں کوئی دوسری قوم پیش نہیں کر سکتی۔ اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے اپنے عمل سے اپنا عہد کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا" سچ کر دکھایا۔

احباب جماعت میں سے اللہ تعالےٰ نے جن کو اپنے خاص فضلوں سے نوازا ہے ان کی آگاہی کے لئے اسلام کا ایک نہایت اہم حکم بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور وہ ہے۔ زکوٰۃ کا حکم۔ زکوٰۃ پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں تقریباً ہر جگہ نماز کے حکم کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم بھی فرمایا ہے۔ اور مومن کے لئے زکوٰۃ دینا بھی ویسا ہی لازمی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ نماز کا ادا کرنا۔

پس ایسے دوست جن پر زکوٰۃ واجب ہے۔ وہ زکوٰۃ ادا کریں۔ تاکہ ان کے مالوں میں سے (جو حقیقتاً اللہ تعالےٰ کے ہی ہیں) غرباء۔ محتاج اور سائلین کا جو حق ہے۔ الگ ہو کر ان کے مال ان کے لئے بابرکت اور پاکیزہ ہوں۔

پس افراد جماعت خود بھی اپنے مالوں کا محاسبہ کریں اور سیکرٹریان مال بھی اس سلسلہ میں ان کی مدد فرمادیں۔ اور زکوٰۃ کی جو رقم واجب ہو وصول کر کے تفصیل کے ساتھ کہ یہ رقم فلاں صاحب کی طرف سے ہے مرکز میں بھجوائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

احباب کے لئے ضروری اعلان

احباب کرام کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ مترجم قرآن مجید انگریزی مکمل جو حال ہی میں ولایت میں نہایت اعلیٰ کتابت۔ کاغذ طباعت اور جلد بندی کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اس کی دوسری قسط ربوہ پہنچ گئی ہے۔ اور جن دوستوں کی رقوم موصول ہو چکی ہیں انہیں ان کی مطلوبہ تعداد میں اس کے نسخے بھجوائے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ ایک ہفتہ تک ایسے سب دوستوں کی خدمت میں کتب بھجوادی جائیں گی۔

جن دوستوں نے اپنے نسخے ریزرو کروائے ہوئے ہیں۔ وہ بقیہ رقم بھجوا کر اپنے نسخے منگوالیں۔ اور جن دوستوں نے ابھی تک آرڈر نہیں بھجوائے۔ وہ جلد اپنے آرڈر بھجوادیں۔

(خاکسار عبدالمنان عمر)

جماعتہائے ضلع گوجرانوالہ کی توجہ کیلئے

نظارت تعلیم و تربیت ربوہ نے جن جن جماعتوں کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور اس سلسلہ میں ماہانہ رپورٹیں بھیجنے کو لکھا تھا۔ ان جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان سے استدعا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کا احساس فرمادیں۔ اور نظارت ہذا کو باقاعدہ رپورٹیں بھجواتے رہیں تاکہ نظارت مذکور مناسب اصلاحی ہدایات دے سکے

(م۔ بخش ایڈووکیٹ گوجرانوالہ)
(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

کون

ایسا احمدی ہے۔ جسے اپنے پیارے اور مقدس امام ایدہ اللہ کے پاکیزہ خطبات اور فرمودات سے آگاہ ہونے کی خواہش نہیں ان کی یہ خواہش اخبار الفضل کے ذریعہ سے گھر بیٹھے ہی پوری ہو سکتی ہے۔

جو احباب الفضل نہیں منگواتے انہیں اس طرف جلد توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ الفضل ایک ایسا ذریعہ ہے۔ جو انہیں گھر بیٹھے ہی ان کے مقدس امام ایدہ اللہ کے خطبات اور فرمودات سے آگاہ کر سکتا ہے

(قائمقام مینیجر الفضل)

تحریک جدید کے وعدے ڈیوڑھے کرنیکا طریق عمل

اور احمدیہ جماعتوں کی شاندار قربانیاں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہ ہے کہ :۔
نئے سال کے وعدے ۔۔ ادا کرنے ۔۔۔ کی ذمہ واری جماعتوں امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان پر ہے اور کہ جماعتوں پر یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ اپنے وعدے اس سال گذشتہ سال سے ڈیوڑھے کریں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وکیل المال تحریک جدید کو ہدایت فرمائی ہے کہ :۔

"آپ نے پانچ لاکھ جمع کرنا ہے اور وعدے بہت تھوڑے ہیں"

پس ہر جماعت شہری یا زمیندار پاکستان کی ہو یا بیرونی ممالک کی اس پر یہ فرض عاید ہو رہا ہے کہ وہ اس سال کے وعدوں کے کرنے میں اتنی محنت شاقہ اور سرگرمی سے کام کرے اور گھر بہ گھر جا کر وعدے لے کہ اس کی جماعت کا وعدہ گذشتہ سال سے ڈیوڑھا ہو جائے ۔

اگر ہر جماعت کا امیر یا صدر یا سیکرٹری تحریک جدید یا سیکرٹری مال خدام الاحمدیہ اور با اثر با رسوخ دوست اپنی جماعت کے وعدے لینے کے لئے کمر ہمت باندھ کر پختہ عزم بالجزم کے ساتھ اس کام کے لئے کھڑا ہو جائے تو اس کی جماعت کے وعدوں کا ڈیوڑھا ہو جانا آسان ہے ۔

(۱) پس اس کے لئے اول تو وہ جو دفتر اول میں شامل ہیں وہ اپنے گذشتہ سال کے وعدے پر اضافہ کریں ۔

(۲) دوسرے وہ جو دفتر دوم میں شامل ہیں وہ اپنے وعدوں میں اضافہ کریں ۔

دفتر دوم میں بہت سے ایسے ہیں کہ جن کی آمد کی نسبت سے ان کی قربانی کا معیار کم ہے ۔ وہ کم سے کم اس سال میں ڈیوڑھا ۔ دوگنا بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا معیار بلند کریں ۔ حتیٰ کہ ان کی نظر میں ان کی آمد کے مقابل پر نمایاں قربانی ہو جائے ۔

(۳) تیسرے وہ دفتر اول یا دوم کے احباب اگر خود ڈیوڑھا نہیں کر سکتے تو وہ خود جس قدر اپنی طاقت کے مطابق دے سکتے ہیں دیں اور جس قدر ڈیوڑھا کرنے میں کمی رہ جائے اس میں اپنے کسی رشتہ دار یا دوست کو اس تحریک میں شامل کریں یا اس کو شامل کریں جو ان کے زیر تبلیغ ہو ۔

۴ ۔ چوتھے ایک دوست جنہوں نے ۱۹۴۴ء میں بیعت کی ۔ وہ ایک جگہ ملازم ہیں ۔ ان کے افسر ایک احمدی دوست ہیں اور جماعت میں وہ صدر ہیں انہوں نے مجھے دفتر وکیل المال میں تشریف لا کر کہا کہ مجھے تحریک جدید کی حقیقت سے آگاہ کیا جائے

مجھے ربوہ آکر ایک صاحب نے بتایا کہ حضور نے بیرونی ممالک کی تبلیغ اسلام کے لئے تحریک جدید کی تحریک فرمائی ہوئی ہے جس میں شامل ہونا ضروری ہے میں بھی شامل ہونا چاہتا ہوں ۔ خاکسار نے ان کو تفصیل سے بتایا تو انہوں نے کہا ۔ میرے احمدی افسر نے مجھے کبھی تحریک ہی نہیں کی ورنہ میں اس تحریک میں ضرور حصہ لیتا ۔ تو انہوں نے کہا اب میں اس تحریک میں اپنی جماعت کے ذریعہ ۶۵/- روپے ارسال کروں گا ۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض جماعتوں کے عہدہ دار اپنے احباب میں پورے طور پر تحریک نہیں کرتے ۔ اس کا صحیح اور درست طریق یہ ہے کہ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات اور حضور کے ارشادات وقتاً فوقتاً ساری جماعت کو سناتے رہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہر فرد اور ہر عورت تحریک جدید میں شامل نہ ہو جائے ۔ اور یہ چندہ تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے **اب مستقل اور لازمی کر دیا ہوا ہے** اور اس کا اعلان ہو چکا ہے پس اس سال میں ہر احمدی کو "چندہ تحریک جدید" میں شامل کرنا عہدہ داران کا فرض ہے اور حضور کے اس ارشاد پر عمل کرنے سے ڈیوڑھا نہیں بلکہ تین چار گنا زیادہ ہو سکتا ہے مگر کارکنان کی ہمت اور جد و جہد کی ضرورت ہے ۔

چنانچہ اس تسلسل میں جماعت گکھڑ ضلع گوجرانوالہ نے اپنا وعدہ ڈیوڑھا کر کے ارسال کیا ہے ۔ اور جماعت پشاور کے امیر مکرم خان شمس الدین صاحب نے پہلے تار کے ذریعہ حضور کی خدمت میں چھ ہزار وعدہ کی اطلاع پیش کی اور اس کے ساتھ فہرست جو گذشتہ سال ۴۳۰۰/۱ کی تھی ۔ اس سال میں ۶۰۳۰ کی بذریعہ رجسٹری دفتر وکیل المال میں ارسال کی ۔ اس فہرست میں انہوں نے ۲۷ نئے دوستوں کو شامل کیا ہے اور ان کی جماعت کے دفتر اول اور دوم کے ہر دوست نے معتد بہ اضافہ کیا ہے اور مندرجہ ذیل احباب نے اپنے وعدوں کو ڈیوڑھا کر کے لکھوایا ہے ۔

نام	رقم
ڈاکٹر فتح الدین صاحب	۱۸۰۰/-
ڈاکٹر مبارک احمد صاحب	۱۶۰/-
ڈاکٹر نور الحق صاحب	۱۷۶/-
چوہدری محمد احمد صاحب ناصر مع اہلیہ صاحبہ	۱۵۰/-
ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب	۱۲۵/-
مرزا برکت علی صاحب پنشنر مع اہلیہ صاحبہ	۸۶/-

آپ کی پنشن صرف ۲۵/۸ روپے ماہوار ہے ۔ وعدہ ڈبل ہے ۔

نام	رقم
اہلیہ صاحبہ ڈنگ گا ڈاکٹر عبد الحق صاحب	۸۲/-
خان خواص خان صاحب مع ہمشیرہ و اہلیہ	۳۱۵/-
خان شمس الدین صاحب	۶۵/-
چوہدری فضل الرحمٰن صاحب	۹۳/-
میاں عبد الرشید صاحب اوورسیر	۵۰/-
والدین میاں عبد الرفیق صاحب	۲۰/-
حبیب الرحمٰن صاحب سنٹرل جیل	۴۰/-
مولوی مولا بخش صاحب کا زنڈیو	۸۴/-
قاضی عبد الکریم صاحب سپرنٹنڈنٹ	۴۸/-
شیخ بشیر الدین و شیخ نور الدین صاحب الیکٹرک سٹور	۱۶۰/-
مرزا عبد اللہ خان صاحب مع اہلیہ صاحبہ	۱۲۰/-
اہلیہ کیپٹن قریشی صاحب مع بچگان	۶۰/-
سید محمد حسین صاحب فلائیٹ لفٹنٹ	۱۹۰/-
سارجنٹ قاضی رشید احمد صاحب	۳۰/-
سید احمد علی صاحب	۹۰/-
خواجہ اقتدار احمد صاحب	۲۵/-
کارپرل بٹ صاحب	۵۰/-
منظور احمد صاحب کمپونڈر	۴۰/-
سارجنٹ مظہر الحق صاحب	۱۰۰/-

اس سلسلہ میں جماعت کراچی سے آج تیسری قسط ۱۵۲۱۰/۱۲ کی موصول ہوئی ۔ ان کی پہلی قسط ۳۴۲۱۹/۱۲/۶ اور دوسری ۱۰۴۹۱/۸ ملا کر وعدہ ۶۶۴۶۷/۲/۶ ہو چکا ہے اور میاں عبد الحق صاحب ورک سیکرٹری تحریک جدید نے لکھا ہے کہ چوتھی قسط اس ماہ کے آخر میں انشاء اللہ ارسال ہوگی ۔ اور کہ جماعت کراچی کے امیر صاحب حلقہ وار جماعتوں کے پریذیڈنٹ سیکرٹری مال اور با اثر اور با رسوخ احباب بہت اس جد و جہد میں مصروف عمل ہیں کہ ان کی جماعت کے وعدے اس سال ڈیوڑھے ہو جائیں ۔ انہوں نے نئے وعدے بھی شامل کرنے کی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ ان کو اپنے اس نیک مقصد میں کامیاب فرمائے ۔ آمین ۔

دفتر وکیل المال تحریک جدید کی طرف سے پاکستان کی ہر ایک جماعت براہ راست وعدہ کرنے والے احباب اور بیرونی ممالک کی جماعتوں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات اور فارم ارسال ہو چکے ہیں ۔

ہر ایک جماعت یہ کوشش کرے کہ ان کا وعدہ نمایاں اضافہ کے ساتھ دسمبر کے پہلے ہفتہ ہو ۔۔ تا ان کے اچھے کارکنان کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کیا جا سکے ۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کا ناصر و مددگار ہو ۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

قافلہ قادیان کے متعلق نہایت "ضروری اعلان"

خواہشمند احباب جلد اپنی درخواستیں بھجوا دیں

جن دوستوں کے پاس ہندوستان کا پاسپورٹ موجود ہو اور وہ قافلہ قادیان میں شامل ہونا چاہیں تو وہ اپنا پاسپورٹ معہ تین عدد پاسپورٹ سائز فوٹوؤں کے دفتر ہذا میں ۱۰ دسمبر ۱۹۵۵ء سے پہلے پہلے بھجوا دیں تا کہ ان کے ویزا کا انتظام کیا جا سکے ۔ جن دوستوں کے پاسپورٹ دفتر ہذا میں پہلے سے محفوظ ہیں ان کو صرف تین عدد پاسپورٹ سائز فوٹو بھجوانے ہوں گے ۔ اس وقت قافلہ کی درخواستوں میں گنجائش ہے ۔ اس لئے ایسی درخواستوں کا دفتر ۵۵-۱۲-۱۰ تک منتظر رہے گا ۔ خواہشمند احباب فوری توجہ کر کے بواپسی اطلاع دیں اور قادیان کی زیارت کر کے ثواب حاصل کریں ۔

خاکسار مرزا عزیز احمد ایم ۔ اے انچارج دفتر حفاظت مرکز ربوہ

امداد برائے سیلاب زدگان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ان رقوم اور پارچات کے علاوہ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مختلف جماعتیں براہ راست سیلاب زدگان کی امداد کے لئے خرچ کر چکی ہیں اور ابھی خرچ کر رہی ہیں ۔ ساڑھے سترہ ہزار روپیہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے خزانہ سے بھجوایا جا چکا ہے ۔ اس مد میں باہر سے صرف تقریباً تین ہزار کی آمد ہوئی ہے ۔ ابھی تک ساڑھے چودہ ہزار کی کمی ہے ۔

جن مخیر احباب اور جماعتوں نے ابھی تک اس نیک کام میں حصہ نہیں لیا وہ جتنی جلد ہو سکے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو رقوم ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں ۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

وصایا

منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ)

نمبر ۱۳۲۴۸ میں امانت بی بی زوجہ فتح محمد قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن ریئو کے ڈاکخانہ بارو کے ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر ۲۰۰/- زیور طلائی ۳ تولہ قیمت ۲۸۰/- اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد رخزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ:- امانت بی بی زوجہ فتح محمد موصی۔
گواہ شد:- فتح محمد خاوند موصیہ
گواہ شد:- صوفی علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۴۱۸۱ میں عائشہ بی بی زوجہ شیخ غلام محمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن تتلے عالی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ نقد روپیہ مبلغ ۲۰۰۰/- روپیہ مہر مبلغ ۳۲/- روپیہ۔ زیور کوئی نہیں۔ مندرجہ بالا جائیداد مبلغ ۲۰۳۲/- روپیہ کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ:- عائشہ بی بی موصیہ
گواہ شد شیخ غلام محمد خاوند موصیہ
گواہ شد:- محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۴۲۲۸ میں سلطان علی ولد چوہدری عظیم بخش صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن سلطانپورہ لاہور ڈاکخانہ لاہور ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے والد صاحب چوہدری عظیم بخش حین حیات تھے۔ جب ۱۹۴۷ء میں ہجرت ہوئی۔ ان کی زرعی زمین جو کہ موضع لنگووال کلاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں تھی کے عوض گورنمنٹ کی طرف سے زرعی زمین چک نمبر ۱۰ اگ ب پاد دیانی جنڈیالہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور میں الاٹ ہوئی۔ اب وہ وفات پا چکے ہیں اور ہم تین بھائی دو بہنیں اور والدہ صاحبہ اس جائیداد کے وارث ہیں۔ اسی جائیداد کا اس وقت مجھے کوئی حصہ نہیں مل رہا۔ اس حصے کی آمد بطور ادائیگی قرض صرف ہوتی ہے۔ تین سال کے بعد میرے حصے کی آمد مجھے ملے گی۔ جس کی یعنی اپنے حصہ کی تعیین جائداد اور اس کی آمد کی اطلاع مجلس کار پرداز مصالح قبرستان ربوہ کو کر دی جائے گی۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۱۵۵/- روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ کسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں داخل کر دوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:- سلطان علی مکان نمبر ۷ سکندر روڈ سٹریٹ ۱۳ سلطان پورہ لاہور۔ گواہ شد:- منیر احمد سیکرٹری مال سلطان پورہ لاہور۔ گواہ شد:- بشیر احمد سیکرٹری تعلیم و تربیت سلطانپورہ لاہور

نمبر ۱۴۲۲۷ میں محمد عمر ولد ولد محمد فاضل قوم چیمہ پیشہ تعلیم عمر ۲۸ برس تاریخ بیعت ۲۷/۷/۴۴ ساکن یوسف پور ڈاکخانہ درمیہ ضلع نوابشاہ صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار الاؤنس تحریک جدید کی طرف سے ۵۷/۸ روپے ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:- محمد عمر سندھی بی۔ اے (آنرز) متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ۔ گواہ شد:- محمد جمیل بورڈ فاضل کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد:- مسعود احمد کارکن دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۴۲۱۷:- میں جیواں بی بی بیوہ اللہ دتہ صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن شہر لائلپور ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ موجودہ وقت میں میری جائداد مبلغ چار صد روپیہ نقد اور دو عدد ڈنڈیاں طلائی ایک تولہ قیمتی یکصد روپے کل مبلغ پانصد روپے ہے۔ جس کے میں ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز بوقت وفات اس کے علاوہ اگر میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامتہ جیواں بی بی نشان انگوٹھا۔
گواہ شد فضل الدین فرزند موصیہ شہر لائلپور
گواہ شد جمال الدین فرزند موصیہ شہر لائلپور

نمبر ۱۴۲۳۴:- میں محمد اسلم فاروقی ولد محمد صادق صاحب فاروقی قوم قریشی پیشہ تعلیم عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں واقف زندگی ہوں اور مجھے تحریک جدید کی طرف سے مبلغ ۳۶/۸ روپے ماہوار الاؤنس ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر متروکہ جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ربنا تقبل منا

العبد محمد اسلم فاروقی جامعۃ المبشرین ربوہ جھنگ
گواہ شد محمد نذیر فاروقی نظارت امور عامہ
گواہ شد مسعود احمد کارکن دفتر وصیت ربوہ جھنگ۔

نمبر ۱۴۲۳۵:- میں عزیز الدین خان ولد سرفراز الدین خاں قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن محلہ بردہ پورہ ڈاکخانہ بھاگلپور ضلع بھاگلپور صوبہ بہار حال مہاجر مقیم حیدر آباد سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ اکتوبر ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے اس وقت ماہوار آمد ۱۹۳/- روپے ہے۔ میں انشاء اللہ تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی

العبد عزیز الدین خاں موصی۔
گواہ شد سید احمد علی مبلغ جماعت احمدیہ حیدر آباد سندھ
گواہ شد۔ عبدالرحیم ساکنہ چک ۱۵۱ نزد ڈگری سندھ حال حیدر آباد سندھ

نمبر ۱۴۲۲۶:- میں فتح محمد ولد علی محمد قوم گوجر پیشہ زمینداری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ریئو کے ڈاکخانہ بارو کے ضلع سیالکوٹ صوبہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۶/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میں ضلع گورداسپور کا مہاجر ہوں۔ میرے پاس زمین دو گھماؤں کی الاٹ ہے جس میں میں کام کرتا ہوں میری آمدنی سال کی قریباً ۴۰۰ روپے سالانہ ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ میں ادا کرتا رہوں گا میں اپنی زندگی میں اپنی آمد کا حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد فتح محمد بقلم خود
گواہ شد چوہدری جان محمد امیر جماعت ریئو کے
گواہ شد۔ صوفی علی محمد صحابی۔ موصی ساکنہ گلکھا نوالی ضلع سیالکوٹ

نمبر ۱۴۲۲۲:- میں عبدالرحمن ولد عبدالصمد صاحب قوم جٹ پیشہ دوکانداری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سرشیر روڈ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ پاکستان پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ اگست ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ موجودہ وقت میں میرے پاس ایک رکس بھینس قیمتی پانچ صد روپیہ کی ہے۔ نیز میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ غیر معین ہے اور اندازاً مبلغ ۳۰ روپے ماہوار ہے۔ لہٰذا میں اپنی ماہوار آمد اور منقولہ جائداد دونوں کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ نیز آمدنی کی کمی بیشی کی صورت میں مرکز کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

العبد بقلم خود عبدالرحمن
گواہ شد فضل دین احمدی بنگوی شہر لائلپور محلہ موہن پورہ ریلوے پھاٹک نمبر ۵
گواہ شد ڈاکٹر نثار احمد ولد فتح بنگوی ایم بی۔ ایچ اینڈ ایم۔ آئی۔ ایم۔ سی سرشیر روڈ لائلپور۔

درخواست دعا

اہلیہ صاحبہ محمد رمضان صاحب خادم ربوہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ آجکل نور ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (منیر احمد ربوہ)

ضلع منٹگمری کے سیلاب زدہ علاقوں میں خدام الاحمدیہ کی شاندار امدادی مساعی

خدام نے دو ہفتہ کے اندر اندر دور افتادہ دیہات کے دس ہزار مریضوں کو طبی امداد بہم پہنچائی

بصیر پور سیکٹر کے میڈیکل آفیسر کی طرف سے خدام کی بے لوث خدمات کا اعتراف

ضلع منٹگمری کے سیلاب زدہ علاقوں میں وہاں کی مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ریلیف کا کام تا حال جاری ہے۔ انہوں نے دو ہفتہ کے اندر اندر دور افتادہ دیہات میں دس ہزار مریضوں کو طبی امداد بہم پہنچا کر خدمت کی ایک اچھی مثال قائم کی ہے۔ بصیر پور سیکٹر کے اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر صاحب جن کی زیر ہدایت و نگرانی خدام نے یہ کام سر انجام دیا۔ ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں سرٹیفکیٹ دیا ہے۔ ریلیف کے کام کے سلسلہ میں مکرم عبدالحق صاحب ناصر قائد مجلس خدام الاحمدیہ منٹگمری کی طرف سے جو تازہ رپورٹ موصول ہوئی ہے وہ درج ذیل ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی بصیر پور سیکٹر میں کام کرنے والی پہلی امدادی پارٹی دس روز کام کرنے کے بعد جب منٹگمری واپس پہنچی۔ تو دوسری امدادی پارٹی ۶ نومبر کو جناب ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر صاحب کے ہمراہ بصیر پور روانہ ہوئی۔ پارٹی نے چار مختلف گروپوں میں تقسیم ہو کر علاقہ کے سیلاب زدگان میں جو کہ ملیریا پیچش اور دیگر وبائی امراض میں مبتلا تھے۔ ادویات تقسیم کیں۔ خدام کے سپرد یہ سیکٹر ایک ماہ کے لئے کیا گیا تھا، مگر ہماری دونوں امدادی پارٹیوں نے نہایت محنت اور جانفشانی سے دن رات کام کر کے پندرہ دن میں پورے سیکٹر کے دس ہزار مریضوں کو طبی امداد پہنچا کر یہ کام ختم کر دیا۔ اس عرصہ میں خدام نے تباہ شدہ دیہات میں شدید سردی کا مقابلہ کرتے ہوئے کھلے میدانوں میں راتیں بسر کیں۔ اور روزانہ آٹھ آٹھ دس دس میل پیدل سفر کر کے اور ہر قسم کی مشکلات برداشت کر کے اپنے فرض کو ادا کیا۔ حتیٰ کہ خدام کو کئی کئی وقت کے فاقے بھی برداشت کرنے پڑے۔

خدام نے پندرہ دن میں محکمہ صحت کی طرف سے دی گئی دس ہزار ٹکیاں پیلوڈرین۔ ۶ ہزار سلفا گوناڈین ۵ ہزار سلفا میزا تھین۔ ایک ہزار ملٹی وٹامن اور کئی پونڈ کونین پوڈر دس ہزار مریضوں میں تقسیم کیا۔ دوسری امدادی پارٹی ۲۱ نومبر کو واپس منٹگمری لوٹی۔

ڈاکٹر محمد اکرم اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر انچارج بصیر پور سیکٹر نے خدام کے اس کام کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں کی:-

"رضاکاران مجلس خدام الاحمدیہ نے بصیر پور سیکٹر میں ۲۸/۱۰/۵۵ سے آج ۱۲/۱۱/۵۵ تک کام بہت محنت سے سر انجام دیا۔ میں ان سے بہت خوش ہوں۔" (دستخط انگریزی ڈاکٹر محمد اکرم اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر بصیر پور ۱۲/۱۱/۵۵)

یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ خدام نے جن دیہات میں کام کیا۔ ان میں سے بعض دیہات اب تک چھ چھ فٹ گہرے پانی میں گھرے ہوئے ہیں۔ اور ان دیہات میں پہنچنے کے لئے خدام کو کئی کئی میل پانی اور دلدل میں سے گذرنا پڑا۔ علاقہ کے سرکردہ اصحاب نے خدام کے جذبۂ خدمت خلق کو سراہا۔ کیونکہ اس علاقہ میں صرف خدام الاحمدیہ کے رضاکار ہی ان کی امداد کے لئے پہنچے تھے۔ اس عرصہ میں جن اصحاب نے خدام سے تعاون فرمایا۔ ان میں سے ملک غلام احمد صاحب انچارج بصیر پور ڈسپنسری کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ انہوں نے کمال محبت اور شفقت سے خدام کو ہر ممکن امداد دی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس ہمدردی کی جزائے خیر دے۔ آمین۔

۱۲/۱۱/۵۵ کو جناب کمشنر صاحب ملتان ڈویژن بصیر پور تشریف لائے۔ اور بصیر پور سیکٹر کے کام کو دیکھ کر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آج جمعۃ المبارک کی شب کو خاکسار کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین باعمر اور اپنے خاندان کے لئے بابرکت وجود بنائے۔ آمین

خاکسار نور الحق ایم۔ این سنٹرل کیبنٹ ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ

سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ جس کا پیش لفظ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نے تحریر فرمایا ہے اور جس میں چودھری محمد ظفر اللہ خانصاحب کے علاوہ بیسیوں بزرگوں کے رقم فرمودہ ایمان افروز واقعات درج ہیں۔ خدا کے فضل سے جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں دیدہ زیب صورت میں طبع ہو کر دوستوں کے ہاتھوں میں ہوگی (انشاء اللہ) کتاب کا حجم $\frac{20 \times 26}{16}$ سائز پر قریباً ساڑھے تین سو صفحات پر مشتمل ہوگا۔ اب بھی موقعہ ہے۔ جن دوستوں کو حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کی سیرت سے متعلق کوئی واقعہ یاد ہو یا ان کا کوئی خط یا اچھا فوٹو موجود ہو ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

روح پرور واقعات کا یہ گرانقدر مرقع اس قابل ہے کہ جماعت کا ہر فرد اس کو پڑھ کر اپنے ایمان کو تازہ کرے اس لئے دوست اپنے آرڈر بھیج کر کتاب ریزرو کرالیں۔ (ڈاکٹر ملک نذیر احمد ریاض ربوہ)

اعلان نکاح

میرے لڑکے محمد اقبال کا نکاح حمیدہ خانم کی لڑکی البشریٰ سے ۲۹/۱۰/۵۵ بروز ہفتہ احمدیہ مسجد راولپنڈی میں ہوا۔ اعلان نکاح مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ نے کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ نکاح اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے مبارک کرے آمین

عبدالرحمٰن چک نمبر ۹۰ جنوبی ضلع سرگودھا